ہو گیا اسیطرح سی جو کہ جیری فلیٹ کا ترجمہ ایسے ہی مد لیا گیا تھا ولیم میور صاحب کہتا ہی جو
تہذیب الاخلاق مجریہ یکم جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۲ ہجری میں جو چھپا ہی مجھ تنقید اوسکا میان نقل
کرونگا تاکہ مناسبت تمام معلوم ہو جاوے فہو ہذا اول ہم مسلمانونکو یونانی انجیل کی کسی
ایسی عربی ترجمہ کی جو آنحضرت کی وقت میں چھپا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ میں موجود
ہو مطلق اطلاع نہیں ہے ہماری اگلے بزرگون نے اوسکا کچھہ ذکر کیا ہے ورنہ ایسی ترجمہ کی موجود
ہونیکا کچھہ ثبوت پیش کیا گیا ہی عرب میں حضرت متی کی اصلی انجیل جو عبرانی زبان میں تہی اور اب
تک موجود ہی البتہ پائی جاتی تہے اور اوسکا ذکر ہماری بعض قدیم کتابون میں پایا جاتا ہی مگر یونانی
انجیل کا کچھہ ذکر نہیں ہے باقی رہی یہہ بات کہ سی خود غرض نے یہہ جعل سازی کی جو آپ یقین
نہیں کر سکتی کیونکہ اگر کسی خود غرض نے اس لفظ میں جعل کر دیا ہم یقین کرینگی جیساکہ
سر ولیم میور صاحب نے فرمایا ہی تو ہمکو مجبور سب باتونکا بہی یقین کرنا پڑیگا کہ بعض ویندار راہبون
نے آنحضرت صلعم کے بشارتون چھپانیکو انجیل مقدسمین تحریف کی ہین جیساکہ عموما مسلمان
یقین کرتی ہین اور گاڈفری ہگنس صاحب کا قول ہے کہ ایک اور عجیب اور نہایت عمدہ
دلیل ہے جو کہ عیسائیون کے ساتھہ برتاؤ مین آپکے متاون ہوی اور سبکو دوست و دشمن ہو
لکھا ہے اگر دشمن او سپر کا ملتی تو تعجب نہین کرتے وہ یہہ ہے کہ ایک روایت مشہور
اور انجیلی تواریخ میں مکتوب اور مذکور کہ عیسی نے اپنی رفع سی پیشتر اپنی مریدون سی اقرار کیا
تہا کہ ہماری پاس ایک شخص کو کسی نہ کسی حیثیت مین بھیجینگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم
یونانی نے پیرکلیط لکھا ہی جسکا ترجمہ تشفی دہندہ ہی مسلمانون نے کیا ہے اور اب
بہی اونکا یہی قول ہے کہ یہہ شخص محمد ہی تہے جنکی نسبت مسیح کی پیشگوئی تہی جسطرح تمحرو
کی پیشگوئی اشعیا نبی کی تہی اور دونونکی نام لی گئی تہی اور مسلمان یہہ کہتی ہین کہ عیسی کی حواریونکا

نام لیا تہا اوس لفظ سے جیسا کہ زبان یونانی اور ہماری تواریخ انجیلی مین ہے یعنی پریک لیطاس بلکہ اس لفظ
سے پریکلیوطاس جسکی معنی تشفے دہندہ کی نہین بلکہ محمود یا ممتاز کے ہین جو عربے مین لفظ محمد کی معنی ہین
اور عیسائیون کے انجیل مین ابتدا مین منجملہ الفاظ و نون لفظون کے دوسرا ہی لفظ تہا مگر مسیح چہپانیکی لیے
وہ تحریف کر دیا گیا اور عیسائی اس بات سے انکار نہین کر سکتے کہ اونکی کتب موجودہ حال مین یقین
ہین یا خلاف قرآن ہے اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ اس عبارت کے چہپانے کے لیے اونکا تحریر ین
دستی غارت کر دی گئین تحریرات دستی کی غارت ہوجانیکا انکا نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہے جسکے
نسبت جواب با صواب دینا مشکل ہے اور قدیمی کتابون کے نسبت تو یہہ ہے کہ جتنی صحیفے قبل کے
ایک بہی موجود نہین ہے اور گاڈفری ہگنس کا یہہ قول ہے کہ مسلمانون کے دلیل کی بابت ترجمہ لفظ
پریکلیوطاس بجای پریک لیطاس کے بڑی مدد اوس طرز کے وجہ سے ملتی ہے جو سینٹ جروم نے
انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکی اندر اختیار کیا تھا جسمین بجائی لفظ پریکلیوطاس کے پریکلیطاس
لکہدیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ
پریکلیوطاس تہا نہ پریک لیطاس اسوجہ سے مسلمانون کے اوس بیان کو مدد ملتی ہے جو پیرا سنے
تحریرات دستی کے غارت ہونیکی بابمین وہ کرتے ہین اور اوسی گاڈفری ہگنس کا یہہ قول ہے
برناباس کے انجیل کے بابت سیل صاحب اپنی ترجمہ قرآن کے دیباچہ صفحہ ۹۸ مین کہتے ہین یہ کتاب
مسلمانونکا اصلی جعل نہین معلوم ہوتا گو اونہون نے بیشک اوسمین اپنی کاربرآری کے لیے اضافہ و تغیر کر دیا ہے اور خاصکر
بعوض پریکلیطاس یا تشفے دہندہ کی اونہون نے اس مشکوک صحیفہ مین لفظ پریکلیوطاس کر دیا ہے جسکے معنے ممتاز یا
احمد کے ہین اور اوسی سے اونکو دعوی ہے کہ ہماری پیغمبر کے نام کے پیشینگوئی کی گئی ہے کیونکہ عربی مین محمد کی معنی ہے
اور یہی وہ قرآن کے اوس عبارت کی تصدیق میں کہتے ہین جہان کہ عیسی مسیح کی پیشینگوئی ہے کہ آپ اپنی دوسرے نام
احمد سے اونکی جو اوسی مصدر سے نکلا ہے جس سے محمد مشتق ہے اور وہ معنی کہتا ہے یہ تسلیم کرنا ضرور ہے لفظ

یعنی مسیح ۱۲

اسکا جواب ... انکا انکار ... دل برناباس ... متعلق ... ۱۲ منہ

یعنی ...

نی جسکے قول کو عیسائی صادق جانتی ہین ایک مسئلہ کی منتخب کی ہوئی دلیل مین تسلیم کرلیا ہی کہ وہ لفظ عبرانی یا خالدیہ
یا عربی ہی مگر یونانی نہین ان باتون مین سے ایک کو یا دو کو محمد صلعم ضرور بولتی ہونگی یا اونکی درجہ یہہ کہ سمجھتی ہونگے
اور یہہ یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین کہ لفظ مذکور کی یونانی ترجمہ کی نسبت اونکو کچھہ بحث ہوئی ہے کیونکہ
عیسے کی کلام کی یونانی ترجمون سے عرب کی لوگون کو کیا غرض تھی غرض مین اون ترجمون کا کیا کام تھا اون
لوگونکو کیا فائدہ پہونچا سکتے تھی جو اونکا ایک لفظ بھی نہ سمجھہ سکتی تھی جسکو عیسے بولتی تھی آپنے لفظ کو
اسطرح حرف لیا ہوگا جیسے منقول چلا آتا تھا جیسا کہ اصل عبرانی اوسکو لکھا تھا جسکے معنی ستودہ کی مین اور اگر زیادہ
غالبا آپنے کبھی دریافت نہین کیا سو یہہ خیال کہ ایسا بیہودہ ہی کہ اپنی خاص زبان کی ایک لفظ کی معنی کی تشریح
غیر زبانمین ڈھونڈھتی آپنے لفظ فقد کو مثل دوسرے فرقون اور زمانی کے تشخص انسانی پر حمل کیا اور یہہ جانتے
نہین دیکھہ اوسکو ثالث ثلثہ کہین جیسا کہ اس زمانہ کی عیسائی موحد کہتی ہین یہہ بھی ممکن ہی آپنی اوسکو
احمد کی معنے مین لیا ہو اور اوسکی نسبت کبھی کچھہ ایسا شک نہ کیا ہو پس ان سب سے تحقیق ثابت
ہو گیا کہ یہہ فارقلیط اوسی احمد کی قائم مقام ہی جسکو حضرت عیسی علیہ السلام نی پیغمبر اسلام حضرت محمد علیہ
الصلوۃ والسلام کی شان مین بطور پیشنگوئی کے فرمایا تھا اب ہم چاہتی ہین کہ کچھہ یہہ بیان
کرین کہ علماء عیسایہ اس لفظ کی قطع نظر احمد و محمود یا محمد و ممتاز کی اور کون کون معنی بیان کرتے
ہین اور مترجمین بیبل نی کیا کیا ترجمے کئے ہین اور اوسکی بعد یہہ دیکھین کہ وہ سب لفظین حضرت پیغمبر اسلام
محمد مصطفی احمد مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام پر کسی کسیطرح سے مطابقہ یا تضمنا یا التزاما صادق آتی ہین
یا نہین پس دیکھنی سے کہ ڈاکٹر ڈفری ہلمس صاحب اپنی کتاب اپالوجی مین لکھتی ہین مسٹر سٹگ لکھا ہے تشریح
معنی پر پادریون مین بہت اختلاف ہی چنانچہ مشہور رامی کیلس لکھتا ہی کہ انستامی نے
کچھ مناسب کہا ہی کہ اسکی معنی نہ جاری کئے ہین تشفی دہندہ کی اور یہہ بھی لکھتا ہی مین
تحقیق خیال کرتا ہون کہ پرکلیطاس یا تو روح القدس کو کہتی ہین یا معلم یا ملائک یعنی نازلا

یہہ لکہا ہی کہ محمد نے اپنا یہہ نام بعد ہجرت کے مقرر کیا ہے اور قبل اسکی وہ عبد اللہ کہلاتی تہے
انتہی اور لب التواریخ مؤلفہ سکندر فریزر ٹیلر مترجمہ لوٹمین دی کاستا مطبوعہ ۱۸۷۴ء
مطبع چرچ مشن مقام کلکتہ کی دوسری جلد کی دوسری صفحہ مین لکہا ہے سنہ ۵۷۰ مسیحی مین شہر مکہ مین محمد کا
تولد ہوا ہرچند کہ وہ اوس خاندان سی نکلا تہا کہ جس سے بہت سی سردار نمود ہوئی تہے اور
قوم قریش سی تہا جو عرب کے ملک مین سب سے عمدہ قوم تہی مگر وہ خود حالت فقر مین پیدا ہوا
اور اوسکی کچہہ تعلیم بہی نہ ہوئی تہے محمد کی طبیعت ذاتی بہ نسبت اور ونکی بہت سے تیز و تند
تہی اونی اپنی اتمام قصد کی لئے یون کہا کہ وہ رسالت ربانی رکہتا تہا کہ لوگون کے
نجات کے لئی ایک نیا مذہب مروج کرین یہودیون کے امید ہوا تکی کہ ایک مسیح آنیوالا
تہا اور مسیحیونکا اعتقاد بہ سبب وعدہ ربانی کی کہ ایک تسکین دینی والا آویگا ان دونون
باتون سے محمد نے فائدہ اوٹہایا اور کہا کہ وہ وہی شخص تہا جو کہ ساری عالم کو آرام و شادمانی
پہونچا ماسوای اسکی عربونکا ہی ایک قول ایسا ہی تہا جو کہ ہبا کی اعانت کری کیونکہ اونمین مشہور تہا
کہ ایسا شخص قبیلہ قریش سے ظاہر ہوگا اور اوسی قوم سی محمد نکلا تہا انتہی مطابق ترجمہ رسالہ جان
ڈیون پورٹ مین لکہا ہی حسب بیان مؤرخین عیسائی و اہل اسلام جد حضرت محمد اور اونکی اولاد و احفاد
اپنی ملک کے رئیس تہے لیکن یہ بزرگوار عقلمندی اور دیانت داری سے حکومت کرتی تہے بعد ازان ریاست
نسل جد آنحضرت سی ایک اور خاندان قریش کی طرف منتقل ہو گئے قریش اون قومون مین سے
تہی جنہون نے تمام عرب مین بڑا اقتدار و اختیار حاصل تہا اور اپنی تئین النسل حضرت اسمعیل بن
حضرت ابراہیم سی جانتی تہی اور اوسمین یہہ بہی لکہا ہی کہ جب ہمسن لڑکی اونکو اپنی ساتہہ کہیلنی کو
بلاتی تہی تو آپ اونسی جواب مین فرماتی تہی کہ آدمی اوس امر کے لئے خلق کیا گیا ہی جو اس لہو و لعب
سی بہت بہتر ہی آدمی گاڈفری ہگنس نے مقدمہ ترجمہ انجیل سے اسپنیم کا قول نقل

سعید... عمر
دو نون ... بہم
عالمون کی...

پڑہنے

حاجت روائی کرتے تھے آخر سال پر اونکے پاس کچھ باقی نہیں رہتا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں لکھا ہے
کہ خدا نے زمین کے خزانہ کی کنجیاں اونکے روبرو پیش کیں مگر اونھوں نے منظور نکیا اگرچہ مسلمان
مورخوں کے تعریفوں میں طرف داری اور رورعایت کا شبہ کرنا زیبا ہے تاہم میری رائے میں ان
تعریفوں سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے جبکہ ایک اہل عرب آئین یعنی محمد کی تعریف مستند کتب سے
ہی جنہی بت پرستی میں تعلیم پائی تھے اور اپنے مذہب سے محض ناواقف تھا تو کم سے کم اخلاق
اونکی متوسط درجہ کی البتہ اچھی ہونگی اور ہرگز ایسے کج خلق اور بدکردار نہ ہونگے جیسا کہ اونکو بعضے
انگریز بیان کرتے ہیں انتہی اور سورہ جمعہ میں لکھا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا
مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ اور سورہ نحل میں آپکو یہہ حکم ہوا ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور سورہ سبا میں لکھا ہے قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ جان
ڈیون پورٹ صاحب کی رسالہ کی ترجمہ مظاہر حق میں لکھا ہے آنحضرت کو فقط اخلاق حمیدہ
کی تعلیم ہی نہیں کرنی پڑی بلکہ عبادت خدای یکتا بھی قایم کرنی پڑی اسواسطے کہ
تقدیرات الہی سے جن لوگوں میں آپ مبعوث ہوئے تھے وہ ان دونوں باتوں میں
یعنی عبادت خدای یکتا اور اخلاق حمیدہ میں گمراہ تھے اور مدارج النبوۃ میں لکھا ہے و از اسماء
شریف اور کتب متقدمہ المتوکل و المختار و مقیم السنۃ و روح القدس و
روح الحق و دریں ست معنی الفارقلیط کہ در انجیل واقع شدہ و گفتہ اند کہ فارقلیط آنکہ
فرق کند میان حق و باطل اور مجمع البحار میں لکھا ہے ان اسمہ فی الکتب السالفۃ
فارقلیطا ای یفرق بین الحق والباطل انتہی اور امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں
ولنذکر الآن بعض ما بشر به عیسی علیه السلام بمقدمہ تسمیتنا نا قبل علیه السلام

love me, keep my commandment
and I will pray to Father
and he shall give another
Comforter that he may abide
with you for ever

وترجمته بالعربية ان كنتم تحبوني فحافظوا على كلامي وانا التمس الاب
يرسل اليكم فارقليطا آخر ليمكث معكم الى ابد الآبدين
اقول هذا من اعظم الدلائل الدالة على نبوة محمد صلعم وقد اعرض عنه النصارى
اعراضا كليا والفارقليطا عجمية يونانية معناه الشافع والواسطه والمسلي و
والمحمد وهذه المعاني تدل على الممدوح بعضها بالمطابقة وبعضها بالتضمن فان
التحميد مرادف للحمد والثلثة الاخر مما توجب الحمد فهذا هو معنى قوله مبشرا
برسول ياتي من بعدي اسمه احمد والدليل على ذلك وصفه بالمكث الى الابد والدوام
فانه لم يات بعد عيسى عليه السلام احد يتصف بهذه الصفة غيره وفي التنكير دلالة على
ان هذا الفارقليط الذي هو الآن معكم اي المسيح عليه السلام من يمضي لا يبقى
الى الابد والذي ياتي بعده ابدي وان فسره النصارى بروح القدس فقد اخطأوا
لان الروح القدس لم يبق في زماننا هذا غير روح ابليس شيئ فيكون جدل ولهم عن اتباع
امره هو محافظتهم عليه والا فان كان الفارقليط عبارة عن الروح القدس الذي اعطوا يوم
الدار فاسا فقة النصارى وقسوسهم يستطيعون ان يفعل الخوارق التي فعل المسيح لكن اساقفة النصارى وقسوسهم
لا يستطيعون على ذلك فالفارقليط ليس بعبارة عن الروح المقدس الذي نزل عليهم يوم الدار وانما المقصود
تلاميذ الحواريين كانوا يعملون الخوارق التي كان يفعلها المسيح اما الثاني فلانه لم ينقل عنهم لا في الغار

نسبت رکھتی ہے یعنی یوحنا ۱۴ باب آیت جسمین مسیح نے اپنی شاگردون سی وعدہ کیا تھا
کہ پارقلیتس یعنی تسلی دینی والا تمھاری پاس بھیجونگا اگرچہ لفظ پیری قلیتس ہووے تو اوسکی معنی بھی
ہوتی کہ مشہور اور لفظ احمد یا محمد کی ایک طور پر یہہ معنی ہین انھی نسبت بھی پادریصاحبان کی فرانسیسی
ہماری واسطی بہت ہی حمایۃ الاسلام مین لکھاہی کہ سیر متقدمین اور مانشناسٹ اور تاشک اور
مینی شیون ان سب فرقونکا اعتقاد یہہ تھا کہ ہماری فرقہ کا افسر وہی شخص ہے جو وعدہ دیا
رسول خدا معہود ہے پس اس سے بھی ثابت ہے کہ ان عیسائیونکی نزدیک فارقلیط اس زمانہ
کی پادریونکی روح القدس نہین ہے حضرت عیسیٰ کی ایک زمانہ کی بعد ایک شخص مانی نامی نے
اپنی کو فارقلیط موعود ظاہر کیا تھا اور بہت سی عیسائی اوسکو اپنی دعوی مین سچا
سمجھکر اوسکے پیرو بھی ہو گئی تھی لاکن چونکہ وہ بھی درحقیقت کاذب تھا بہت جلدی فنا ہو گیا
اور جو دانھین عیسائیونکی طرفسی مردود کیا گیا اس سی بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح اور حواریون کی
روح کی نازل ہونیکی بعد بموجب بشارتحاب مسیح کی ایک شخص کی انتظار تھی اور محققین عیسائیہ
پینتکوسٹ کی دن کی روح القدس کو فارقلیط ہرگز نہین سمجھتی بلکہ اوسکو ایک شخص خاص مانتی ہین
چنانچہ گاڈفری ہگنس لکھتی ہین مانی لنس کی طور پر غالبا محمد نے بھی اپنی تئین شخص موعود خیال کیا
بہت سی عجیب غریب معاملی انکی اعتقاد کی تصدیق کرنیمین متفق ہین اوّل یہہ کہ لفظ فارقلیط
کی معنی وہی ہین جو لفظ احمد کی ہین دوسرا اسطرحسی آپنے اپنی تئین زبان ہوگی ہین پیشین گوئی
کیا ہوا القیدنام خیال کیا ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو لقیدنام اشعیاہ نے کہا تھا دوم یہہ کہ ہر
ایک شخص کی اون خرابیونکی تصحیح اور ترمیم کی لئے جو دین عیسویمین ہوگئی تھین اور جب سی وہ بنا
ہین چونکا ہوا گیا تھا بخوبی ظاہر ہے سوم یہہ کہ آپکی کامیابی آپکو اپنی رسالت کی صحت کا یقین
معلوم ہوا ہوگا جو اس کھینچنے کا باعث ہوا کہ اگر ایسا ہی ہو تو اس سے ثابت ہوگا کہ مین ایسا ہی ہون جیسا کہ

جنکو زیادہ نسبت تعین تھی یعنی رسول اللہ یا نبی ہو اسمہ احمد یا اونچہ تسکی الگی پہلے سے تعین کیا ہوا اور
پیشتر ہی کا ان زیادہ لاتینی شمول تھی کی کتاب تعین میں اور تیار ہے ایسا کہ سمجھیہ یہ اونکی ضرورت
تحقیق یہ ہر امین سمجھے ہے لکہا ہے عیسائی اپنی انکو اندازکر سکے یہی انجیل کو تمہ شخص معین و محقق جیسے
جاتے ہیں مسلمین ایسا الین بار دس ہے حقیقت میں نہ یہ سکی لیکن یہ کہ وہ شخص عیسی کو ایسا خیال کرتے
تھے اور ایسے خیال کرتے ہیں جیسی کتابوں میں دیکھا ہی کہ جب ہم ہزار مفسر قرآن کے تفسیر پر بھی مجھے
تو یہہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ یہہ ایک چیز جو کہ اہل عرب کے ہنر اور دانائی سی ایجاد ہو سکی ہو یہ کبھی
ہو یہ مستور تھی یہ سنا کہ لفظ فارقلیط کی باب میں بحث کا حصہ نہ ہوئی ہو اس سے انکا تعین ہو سکتا
اور کیا ممکن تھا کہ دنیا کی سب لوگ ایک نیا عقیدہ رہ عیسیٰ کی مذہب کے لئے ایک مسلح کی حاجت
تھی اور غالبا کر دکھایا اور ملکو نہیں سی جو محمد کو مانتی تھے ہمارا انجیل اور قوانین کی لفظوں کو بابت
روح قدس کے کچھ نہیں سنا ہو گا اور اگر سنا بھی ہو گا تو اونکی تصدیق سے انکار ہوگا مگر او نمونے اگر
تسلیم بھی کیا ہو تو ایک مختصر جواب بحث سے نفی والو نکا اطمینان کر دیگا وہ یہی کہ ہم کہتی ہیں کہ محمد حدیث
میں ہدایت ہی کہ روح الصدق آویگی یہہ درست ہی کہ روح الصدق آئی مگر وہ محمد میں آئی جنکو روح
الصدق سے الہام ہوتا تھا پس یہی تمہاری پیچیدہ عبارتی صحیح معنی ہیں اور غیر صحیح ہیں سکی باتقیہ
ہوسکتی ہیں انتہی اب میں کہتا ہوں کہ اگر یہی معنی صحیح نہ تسلیم کی جاویں اور یہی باور کیا کہ روح الصدق
ہی تیم سمجھے جاوی تو وہ بوجوہ چند محل کلام ہی اولا جب مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے ہی فارقلیط
کی خبر دی جاتا تو اپنی حواریوں کو خطاب کرکے پہلے یہہ فرمایا اگر تم مجھے پیار کرتی ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو
اور اوسکی بعد فارقلیط کی خبر دی پس اگر وہی باور کیا روح القدس سے مراد ہو تو جناب مسیح علیہ السلام
مجھے حکم نہ کو ہرگز نظر ملاتی کیونکہ نزول روح القدس سے تو مخاطبین یا نوسری مستفیض ہو چکی تھی پھر
اسکے کہنے کی کیا ضرورت تھی پس اس سے صاف واضح ہی کہ فارقلیط کوئی ایسی شے ہی کہ جس سے وہ لوگ

اتبا ہے کبھی مانوس و آشنا نہ تھی یا حضرت مسیح نے بتائید غیبی یا قرینہ حالیہ و مقالیہ سے دریافت
کر لیا تھا کہ یہہ مخاطبین ہماری خبر غیبی سے منکر ہونگی اور اسکو محل شک و تامل ٹھیراوینگی کما لا یخفی علی
المتامل و ثانیا حضرت مسیح دوسرا فارقلیط فرماتے ہین اور پادریونکے نزدیک موافق حکم مسئلہ تثلیث کے
روح القدس و باری تعالے اور حضرت مسیح متحد الماہیت و الحقیقت ہین اور انفکاک جو مابینہم شامل
انفکاک حقیقت واحدہ و ماہیت بسیطہ باعوارض لازمہ و صفات متلازمہ کی ہی پس اگر یہ دوسرا
کیونکر صادق آویگا اور نیز خود حضرت مسیح کا اپنی ہی یہہ خبر دینا صریح معنی وارد اور ثالثا شایع و مسلم
وکیل و رسول وغیرہ روح القدس پر صادق نہین آسکتا اور سوائے اس مقام متنازعہ کی اور کسی
مقام پر ایسا اطلاق کتب بیبل مین حقیقۃ پایا بھی نہین جاتا من ادعی فعلیہ البیان اور
رسول پر بلا تکلف صادق آسکتا ہی کما لا یخفے و رابعا حضرت مسیح یوحنا کی ۱۴ باب کی ۲۶ آیت
مین فرماتے ہین وہ تمہین سب کچھ سکہلاویگی اور سب کچھ جو مینی تمسی کہا ہی تمہین یاد دلاویگی پس
حواریونکا تعلیمات مسیحیہ کو اتنی جلدی بہول جانا بھی عجبیات ہی اور بشرط تسلیم روح القدس کا لوگونکو
کچھہ یاد دلانا انجیل کے کسی جملہ سے ثابت نہین ہان فارقلیط حقیقی پیغمبر عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ
شرایع موسوی اور تعلیمات عیسوی اور توحید حقیقی جسکو لوگون نے بباعث مرور دہور کے تثلیث مین
مخلوط کر کے بہلا دیا تھا یاد دلایا اور سب بن کہی بات لوگونکو سکھلا دیا فوز الکبیر مین لکہا ہی در
انجیل گفتہ شد کہ فارقلیط مدتی در میان شما باشد و تعلیم علم کند و پاک سازد مردمان را و این معنی
غیر آنحضرت پیغامبر ما ظاہر نشد انتہی اور خامسا اسکی شان مین حضرت مسیح فرماتے ہین مین آگے سے
تمہین خبر دیتا ہون تاکہ جب ہوجاوے تم ایمان لاؤ یہہ جملہ صاف صاف اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ حضرت
مسیح کسی نبی کی بشارت دیتے ہین نہ کہ روح القدس کے کیونکہ جناب ممدوح کو روح القدس سے مخاطبین
کا منکر ہونا مظنون نہ تھا ہان نبی منتظر کے ایمان لانے مین البتہ لوگونکا اعراض و کفر مظنون تھا [illegible]

اگر صحیح ہوتا لیکن ایسا نہیں ہو کہ مکرر ارشاد فرمایا ورنہ کلام نبی معصوم از قبیل نبوتی کی تعدا کا محض
بیفائدہ ہوجانا ہے کما لا یخفی علی ارباب السلیقہ تیسرا حضرت مسیح آیت ۲۷ مین فرماتی ہین کہ تم بھی
گواہی دوگی پس روح القدس کی گواہی کیسی ہی انجیل سی ثابت نہیں ہو رہنا تسلیم کہ پلا نے
کہ گواہی منکرین کی نزدیک دیجاتی تھی بلکہ معتقدین کی پاس پس اگر روح القدس نے گواہی دی تھی یہودیونکو
یہودیونکی پاس گواہی دی جاتی تاکہ جس سے حضرت مسیح کی عظمت اونکی نزدیک ثابت ہوتی اور وہ
بھی معتقد ہو کر ایسی بیہودہ گستاخیونسی نادم و پشیمان ہو کر تائب ہو جاتی کہ حواریونکی نزدیک ادای
شہادت کی اور وہ تو حضرت مسیح کو بقول انکی نبی و رسول اور بقول اور ونکی معاذ اللہ خدا سمجھتی تھے
پس انکی نزدیک معتقد پر ان جلیل القدر شاہد کی ادای شہادت کیا فائدہ نکلا کوہ کندن کاہ برآوردن
ایسیکا اور ہی ہاں فارقلیط حقیقی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ حضرت مسیح کی رسالت پر گواہی
دی اور اونکی منکرین کو جو طرح طرح کی گمانیان و گستاخیان آپکی ساتھ کرتی تھی اور آپکی والدہ ماجدہ
کی شان مین بھی کچھ کچھ کہہ کر اپنی عاقبت خراب کی تھی اور اونکو کہ جو از راہ جہالت آپکو خدا یا
ابن اللہ تصور کرتی تھی اور آپکی ارتفاع آسمان پر جانے سے انکار کرتی تھی ایسا الزام دیا کہ سب کو تاب
مخالفت و مجال مباحثت نہ باقی رہی حمایۃ الاسلام ترجمہ گاڈ فری ہگنس مین ہے لکھا قرآن مین جابجا
عیسی کی شہادت رسالت ربانی کی دی ہے اور اونکو مسیح کہا ہے اور یہہ فرمایا ہے انما المسیح
عیسی بن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ اور اونکی پیدایش
کی حالات معجز آمیز انہیں الفاظ مین بیانکی ہین جن مین عیسائی انجیل نویسون نے کی ہین چوتھا
حضرت مسیح آیت ۲۷ مین فرماتی ہین اور تم بھی گواہی دوگی پس انگریزی مین کلمہ آلسو اور عربی اور فارسی مین
ایضا اور اردو مین بھی صاف صاف اسبات پر دلالت کر رہا ہی کہ حواریونکی شہادت غیر شہادت فارقلیط اور
روح القدس کی شہادت تو بعینہ شہادت حواریونکی تھی کیونکہ روح القدس نے کوئی شہادت مستقلہ علیحدہ نہیں

ہمارے اصلی ہادی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی البتہ بالاستقلال محمد و آداب شریعت
کی کامل تشنہ حضرت مسیح ۱۶ باب کی ۷ آیت میں فرماتے ہیں میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا مناسب ہے
کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تسلی دینے والی تم پاس نہ آویگی پر اگر میں جاؤں تو اوسے تمہارے پاس بھیجدونگا یہ
جاری صفا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے روح القدس مراد نہیں کیونکہ اگر وہ ہوتی تو اپنے جانے پر
اوسکے آنیکو جناب مسیح ہرگز معلق نفرماتے کیونکہ روح القدس کے آنیکے لیے آنحضرت کا جانا کچھ ضرور نہ
تھا کیونکہ روح القدس تو حواریوں پر ہر وقت جاتی طرف بلا واسطہ اسلیے کے حضرت مسیح کے سامنے ہی
آچکی تھے ہاں ایک رسول صاحب شریعت مستقلہ کا آنا البتہ مطابق قاعدہ مقررہ رسالت و عادت
اللہ کی ممتنع و محال تھا پس کما ینبغی ثابت ہوگیا کہ اس سے روح القدس مراد نہیں بلکہ اس فارقلیط
سے ایک رسول اولوالعزم صاحب شریعت مستقلہ مراد ہے اور وہ کوئی نہیں مگر ہمارے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اللّٰھم صل علیہ تا ساعاد ۹ سی جگہہ اوسکی شان میں حضرت مسیح فرماتے ہیں
یونجی العالم یعنی وہ سارے جہانکو خطا پر توبیخ کریگا و الزام دیگا اور روح القدس کا کسیکو کسی خطا پر الزام
دینا او توبیخ و سرزنش کرنا ثابت نہیں ہاں فارقلیط حقیقی پیغمبر عربی نے البتہ خطا کاروں کو جیسے
چاہیے ویسی توبیخ و سرزنش کے حاشیہ حضرت مسیح فرماتے ہیں گناہ سے اسلیے کہ وہ مجہپر ایمان لاتے یعنے
وہ آنے والا ساری جہانکو توبیخ و الزام دیگا اور ہر خطا پر لوگونکو پکڑیگا گناہ سے اسلیے کہ
مجہپر ایمان لائے ایسی حجہ صاف اسپر دلالت کرتا ہے وہ آنے والا مجسم حق و قائم سارے عالم خصوصا
منکرونکے درمیان قائم ہوگا حالانکہ روح القدس کو کسینے مجسم بطور حاکم و معلم یا قاضی و حاکم نہیں دیکھا
ہاں حواریوں نے البتہ بصورت شعلہ ہائی آتشین یا باد مخالف ایک چیز دیکھی کہ وہ اپنی تجویز
و خیال کے موافق روح القدس نام دیدی انجیل یوحنا باب ۱۹ کے ۱۲ آیت میں حضرت مسیح
فرماتے ہیں اب تک بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمسے کہوں پر اب تم اونکی برداشت نہیں کرسکتے ہو

صاف ظاہر ہی کہ مشرکون ایسا شخص ہے کہ جسکی شریعت میں ایسے مسائل ایسی ہین کہ اول سخیف
الاعتقاد کو بھی نہایت شاق و گران گذرینگے کہ روح القدس حسب زعم پادریون کی بجز عقیدہ
تثلیث وغیرہ کی اونھی اور کچھ تعلیم نہین کیا اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شریعت مطہرہ
مین البتہ یہہ سب باتین موجود ہین دیکھو سورہ شوری مین لکھا ہی کبر علی المشرکین ما تدعوہم الیہ اور سورہ
بقرہ مین لکھا ہی و انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین اور سورہ احزاب مین ہے انا عرضنا الامانۃ
علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان
آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند الثانی عشر حضرت مسیح آیت ۱۳ مین فرماتی ہین
وہ اپنی نہ کہینگے لیکن جو کچھ وہ سنینگی سو کہینگے لیکن دیکھو کہ روح القدس حسب زعم عیسائیون کی کسی کے سنکر نہین کہتے
بلکہ بالاستقلال بطور خدا کی کہتی ہی ہان ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم البتہ جو کچھ وحی سی سنتے
ہین ساری خلق سی فرماتی ہین جیسا کہ قرآن مین لکھا ہی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا
وحی یوحی اور ان اتبع الا ما یوحی الی اور ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان
اتبع الا ما یوحی الی الثالث عشر حضرت مسیح آیت ۱۵ مین فرماتی ہین جو کچھ باپ کا
ہی سو میرا ہے اسلئی مین نی کہا کہ جو کچھ میرا ہے وہ اوسی لیکے تمکو خبر دیگی دیکھو پادریونکی نزدیک جبکہ روح
القدس عین خدا ہی اوسکی لئی کمال منتظر ہونا باطل ہے اور یہہ مخبر متوقع الکمال و منتظر الحصول
من اللہ تعالی کہ باپ جسکے صاحب ہے ہوگا ایسا کوئی نہین مگر ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہین کما لا یخفی علی المتامل المنصف الرابع عشر فارقلیط کی حال مین حضرت
مسیح یہہ فرماتی ہین کہ مجہپر ایمان نہ لائی پر لوگونکو الزام دیگا اس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت مسیح کے
منکرون مثل یہود وغیرہ کی پاس ظاہر ہوگا جیسے بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا ظہور ہوا
بخلاف پادریونکی روح القدس کے کہ فقط ایک گوشہ مین چند حواریون پر نازل ہوا اور تعلیم ہی کیا

آتشین اور آندہی بونڈر کے مانند ظاہر ہوئی پس اوس سے لوگ تسلی کیا پائی ہونگی بلکہ اور
گہبرا گئی ہونگی حمایۃ الاسلام مین لکہا ہی مسلمان اس سی بڑہکر یہہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون کے
دلیل پیش کیجای تب ہی مطلب ثابت نہی کہ دہندہ تو ایک تسلی دہندہ کا تہا پہر یہہ کہنا کہ جسو یا یہ
زبانہا آتشین کا وہی شخص موعود ہی محض فضول ہے اور در حقیقت محمد ہے اوس شخص کے مصدق
ہین اور آپکی سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ حواریون کے قوانین موجود
عیسائیون کے کتاب سے کسیطرح پر پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون آجانا تسلی دہندہ موعود
کا آنا ہوا اور صرف زبانسی ایسے دعوی کی تصدیق نہین ہو سکتی انتہے الخامس عشر فارقلیط
کی شانمین حضرت مسیح فرماتی ہین اور تمہین آیندہ کے خبر دیگا پس روح القدس نے تو کوئی خبر
دی ہان پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے البتہ بہت سی پیشگوئیان فرمائی ہین جو ابتک یکی
بعد دیگرے ہوتی جاتے ہین اور سب لوگ دیکہتی جاتے ہین۔ السادس عشر فارقلیط کی شانمین حضرت عیسے
یہہ بہی فرماتی ہین وہ میری بزرگی کریگی تو جیسی بزرگی جناب مسیح کی بانئے اسلام و مسلمانون نے کی دیکہ
عشر عشیر بہی روح القدس سی منقول نہین کما لا یخفی و بیانہ قد مر فتذکر السابع عشر
اوسکی شانمین حضرت مسیح نے یہہ بہی فرمایا کہ وہ میرے چیز وسی لیگی یعنی جو میرا منصب ہے وہ پاویگے
تو یہہ بات بلا شک پیغمبر اسلام سے ہین مطابقۃ پائی گئے کہ جیسے حضرت عیسیٰ نبی تھے ویسہی
آپکو بہی منصب رسالت عطا ہوا بخلاف روح القدس کے یہانپی اگر کوئی صاحب
یہہ کہین کہ یہہ تشبیہ ٹہیک نہین کیونکہ عیسیٰ تو بن باپکے پیدا ہوئی تھے یا اگر تو ئی یہہ
کہی کہ حضرت عیسیٰ کے رسالت تو فقط بنی اسرائیل ہی پر مقتصر تھے تو کیا مسلمان لوگ اپنے
اپنی نبی کے لئی ایسا پسند کر سکتی ہین یا کوئی کہی کہ حضرت عیسی تو بنی اسرائیل سے تھے اور
بانی اسلام بنی اسمعیل سی یا کوئی کہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شریعت محمدیہ ملت عیسوی کی

لیکن تمام تو صحیح ہونا چاہیئے تہا اور یہ خلاف ہے مسلمہ کلیہ کے تو اولا سمجھو
ہی کہ تشبیہ کیلئے تمامی لوازمات مشبہ بہ کا ہونا ضرور نہین اولی بالنسبۃ وشی من الصفات
کما فی جہد والاجل شجاع کو شیر کہنا باطل ہو جاویگا و ہو باطل وثانیا محل بحث مین اکثر
تشبیہ بصفات خاصہ ہوا کرتے ہیں اور بشیر کے لئے کوئی درجہ فوق درجہ نبوت بالاتر
مرتبہ رسالت ہی نہین ہے پس تشبیہ خاص اسی صفت مین ہوگی نہ در سب باتون مین
وثالثا جناب مسیح نے اسکی بعد یہہ فرما کر (سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے
کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگی) گویا اسکا خود جواب دیدیا کہ یہہ کچھ ضرور نہین کہ وہمین ہمارے
سب باتین پائی جاوین بلکہ خداوند تعالی نے جسطرح مجھکو نبی بنایا ہے ویسی اوسکو رسول
بناویگا تنبیہ ثانی الصنف الثامن عشر سنہ ۱۷۷ع مین ایک شخص نے اپنی فارقلیط ہونیکا
دعوی کیا اور ہزارون عقلمند ولایق عیسائیون نے اوسکی پیروی کی جیسا کہ اوپر
گذرا اور القاء عام مین لکہا ہے سنہ ۱۷۲ع مین مونٹانس نے پیغمبر کے طرحسی رسالت کا
دعوی کیا اور ایشیائی کوچک مین دعوت شروع کی اور اوسنے یہہ بہی دعوی کیا کہ مین
فارقلیط ہون روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۹ یہان سے ثابت ہے کہ فارقلیط سے مراد
روح القدس نہین بلکہ قدیم عیسائی فارقلیط سے مراد کوئی انسان سمجھتے تہے تب تو
مونٹانس نے بہی انسان ہو کر یہہ دعوی کیا اور عیسائیون نے اوسی مان لیا چنانچہ اردو
تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۷۲ع مین اوسنی فروگیہ ایشیائی
کوچک کی دوسری صوبون مین اپکو فارقلیط قرار دیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر
مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کیلئے بہتیری بیدار کرنیوالی
تہی بشیر بہتیری اونکا کو تخمین اوسکے پیرو ہو گئے جس الہام ربانی کا تکملہ حقیقۃ فارقلیط یعنی

حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن نازل ہونی سی ہوگیا کہ اب الہام منقطع
ہی افسوس کہ نصارے اون بانی فارقلیط کے پیرو ہوگئے اور دیندار بنے اوس ہو گئی ہین
گئی مگر حقیقی اور سچی فارقلیط سی ابتک اونکی سرکشی باقی ہے اور نہایت غور کے
لایق یہہ بات ہی کہ بعد ظہور اوس سچے اور حقیقی فارقلیط کی جسکا ذکر یوحنا ۱۴ باب ۱۶
مین اسطرح ہے کہ فَيُعْطِيكُمْ فَارَقْلِيطَ آخَرَ ترجمہ عربی ۱۸۶۷ع و ۱۸۵۵ اور قرآن مجید
مین ہے يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ پھر اور کسینی فارقلیط ہونیکا دعوی نہین کیا انکے
یہان پر پادریون کچھ چند اعتراض ہین اونکی مناسب معلوم ہوا کہ اونکو لکھکر اوسکا جواب
بہی لکھا جاوی تاکہ ہر طرح سی یہہ امر متحقق ہوجاوے کہ فارقلیط پیغمبر اسلام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہی کا نام نامی و اسم سامی ہے شک اوسکے کچھہ اور معنی ہین اول یہہ ہے فارقلیط کے
تفسیر روح القدس کے ساتھہ وارد ہوئی ہے پس اوس سے حسب محمد صاحب کو مراد لینا کیونکر درست ہوگا
تو ہم کہتے ہین کہ یہہ تفسیر کئی وجہہ سی جعلی و الحاقی ہے اولاً اسوجہہ سی کہ انجیل مین روح
القدس کا ذکر اکثر آیا ہے مگر اور کہین یون مذکور نہین کہ فارقلیط یعنی روح القدس سے
قرینہ سیاق و سباق اسکا مزاحم ہے و ثانیاً اکثر تراجم عربیہ اور اردو ۱۸۱۴
مین جتنی ضمیرین لفظ مبشر کیطرف پہرتے ہین سب مذکر ہین مگر ۱۸۳۹ وغیرہ حضرات
مترجمین نے اسکو مونث بناڈالا یہہ بہی ایک نشانی جعل کی ہے ثالثاً بعض نسخہ انجیل کے
ایسی بھی دیکھے گئے ہین کہ جنمین لفظ اعنی یا یعنی حرف تفسیر ہی نہین رابعاً ترجمہ
عربیہ ۱۸۱۱ مین یہہ تفسیر یون کی گئی ہے إِذَا جَاءَ رُوحُ الْقُدُسِ الْمُعَزِّي اور
ظاہر ہے کہ تفسیر کسی بعید الفہم یا غیر مشہور لفظ کی ہوا کرتی ہی پس روح القدس کہ مشہور
ترین الفاظ و مفاہیم سی ہے پہر اوسکی یہہ معنی تفسیر کرنا چہ معنی دارد اور پہر

ہے جب تم ان مترجم یوحناکی روح القدس و فارقلیط کا ترجمہ ہونا بہ صرف کسے ترجیح سے اگر کہو دونوں
اوسکے مفہوم مین داخل ہیں تو ہم کہینگے حقیقۃً دونون ایک لفظ کی مفہوم مین داخل نہین ہوسکتی
وا لا اشتراک لازم آویگا اور اوس صورت مین کوئی قرینہ مقتضی کسی ایک معنے مقصود پر دلالت
کرنیوالا ہو یہان کوئی قرینہ نہین اور اگر کہو ایک حقیقۃً اور ایک مجازاً تو ہم کہینگے کہ اولاً اسمین
جمع بین الحقیقۃ والمجاز لازم آویگا و ثانیاً اور یون بھی روح القدس کی بحث بڑہ جاویگی اور اگر
کہو کہ صرف اوسی روح القدس کے صفت کا شمہ ہے تو ہم کہینگے کہ چونکہ یہہ اصل مین محمد ہے
آپ اسکی صفت کا شمہ ٹہراتے ہین اور در حقیقت یہی الحاق ہے قد ثبت المطلوب ثانیاً
میزان الحق و مفتاح الاسرار وغیرہا سے ثابت ہی کہ اور یون بھی نزدیک روح اللہ و روح
القدس و روح الحق و روح الصدق و روح قسم اللہ سب ایکہی معنے مین اور یوحنا کی سالہ او
سے معلوم ہوتا ہے کہ روح الحق و روح الضلال سے واعظ الحق و واعظ الضلالۃ اور روح
مطلق واعظ مراد ہوا کرتے ہین پس اگر فارقلیط کی معنی ہم روح القدس و روح الحق تسلیم کیے
کرلین اور اوس سے واعظ الحق جو اسم نفس و منصب اصلی حضرت یا اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
کا ہے مراد لین تو ہمارا کیا نقصان ہے گا دوسری نسخ قول ہی جیسا عیسائیون نے انا نوئین کی تہی
انکو مورد الہام روح القدس سمجہا ہے اور فقہ کو بکرین ان لفظ و معنی ہو ہین کہ عیسائی
روح القدس سے متحرک ہین یہہ حرکت کیا تہے اسکا بحث بیان کرنا بہت ضروری نہین ہے
کیونکہ لفظ مذکور کے مختلف شخصون نے مختلف معنی کیے ہین یہہ بتاتا ہے کہ محمد کی درا صل الصرف
کیا ہو کہ محمد مین باطنی حسن رہا ہے جو بعض یا تو ئین بشکل حرکت مذکور بالا اپنے پیرو کہتی ہین اسکا
آپ کو دعوی تہا اور مجلس کا قول ہے کہ اسی پر کل دین محمد کی بنا ہے اور وہ عیسائیون کے
مورد الہام ہونیکی بر عکس بحث کرتا ہے کیونکہ اوسکا یہہ قول بجا ہے کہ یہہ بات اگر تسلیم کیجاے

تو اوس ہی اگر دین عیسوی کے راستی کا ثبوت ہوگا تو دین محمدی کا بہی ہوگا کسی شخص کو کیا کا یقین
ہوسکتا کہ جب کوئی شخص انعام مذکور کا مدعی ہو تو وہ اوسمین ضرور ہوگا کیونکہ بجز شخص مذکور
اور کوئی شخص اس امر کے تمیز و تصدیق نہین کرسکتا ہے اسکو غیر ممکن خیال نہین کرتا کہ محمد کو اس
انعام کے مورد ہونیکا یقین تہا د نیدار اور نیک عیسائیونکو روزمرہ اپنی نسبت الیسا یقین
رہتا ہے انتہے والثانی نسخہ عربیہ مین کم اور اردو مین تمہین اور انگریزی مین یو ہے
اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ آنے والا مخاطبین کے زمانہ ہے مین آیا حالانکہ محمد صاحب اونکی زمانہ کی
بہت بعد آئی تو اسکا یہہ جواب ہے کہ یہہ خطاب بعینہ و شخصہ نہین ہے بلکہ بنوعہ و بجنسہ ہے دیکھو متے
کی ۲۶ باب کی ۶۴ آیت مین ہے مین تمسے کہتا ہون کہ بعد اسکی تم ابن آدم کو قادر کے دہنی ہاتھ
بیٹہی ہوئی آسمان کے بادلونپر آتی ہوئی دیکھو گے ثُمَّ هُوَ حُجَّابُكُمْ قَهَرَ جَوَ أُنْبَا والثالث
فا قليطا کے حق مین لکھا ہے دنیا اوسی دیکھتے نہین اور اوسی جانتی نہین حالانکہ محمد صاحب کو لوگ
دیکھتی اور جانتی تھے اسکا جواب یہہ ہے کہ اس سے رویت مرتبہ اور معرفت درجہ مراد ہے
نہ کہ رویت بدنی اور معرفت جسمی دیکھو قرآن شریف مین بھی سورہ اعراف مین لکھا ہے
يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور متی کے ۱۳ باب کے ۱۳ آیت مین لکھا ہے دیکھتی
ہوئی نہین دیکھتی اور سنتی ہوئی نہین سنتی اور یشعیاہ کی یہہ پیشنگوئی کہ تم سنتی ہوئی سنوگی اور نہ
سمجھوگے اور دیکھتی ہوئی دیکھوگے اور دریافت نکروگے اونکی حق مین پوری ہوئی اور متی کے
۱۱ باب کے ۲۷ آیت مین ہے کوئی بیٹی کو نہین جانتا مگر باپ اور نہ کوئی باپ کو جانتا ہے
مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا ظاہر کیا چاہے اور یوحنا کے ۷ باب کے ۲۸ آیت مین ہے تب
یسوع بڑی عبادتگاہ مین نصیحت کرتے ہوئی یون پکارا کیا تم مجھے پہچانتے ہو جانتی ہو کہ مین
کہانسی ہون مین آپسے نہین آیا ہون مگر میرا بھیجنے والا سچا ہے جسی تم نہین پہچانتی مین اوسی پہچانتا

ہو نہ کر اوسکو جانتا ہون اور وہی مجھے بھیجا ہے اور یوحنا کے باب کی ۱۴ آیت مین لکھا ہی کہ
آپ دیا تم مجھے نہین جانتے ہو نہ مجھے نہ باپ اور یوحنا کی باب ۱۹ آیت مین یسوع نے جواب دیا
تم مجھے نہین جانتے اور نہ میرے باپ کو اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے اور یوحنا کا باب
۱۴ و ۷ آیت مین ہے اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے اور اب سے تم اوسے جانتے ہو اور دیکھا ہی فلپ
نے اوسے کہا ای خداوند باپ کو ہمین دکھا تو ہمین بس ہے یسوع نے اوسے کہا ای
فلپ مین اتنی مدت تیری ساتھ ہون اور تو نے اب تک مجھ کو نہ جانا الی غیر ذلک
پس خیال کرو کہ ان سب آیتون مین بھی وہی معرفت مرتبہ وحدت درجہ مراد ہی ورنہ حضرت
مسیح کو تو عوام و خواص سب دیکھتے اور پہچانتے تھے اور اللہ تعالی کو تو کوئی دیکھ نہین سکتا دیکھو
یوحنا کی ۴ باب کے ۱۲ آیت مین ہے کسی نے خدا کو کبھی نہین دیکھا اگر ہم ایک دوسرے کو پیار کرین
تو خدا ہم مین رہتا ہی اور اوسکی محبت ہم مین کامل ہوتی ہی اور علی ہذا القیاس روح القدس کو
بھی مجرد کسی نے نہین دیکھا کیونکہ جناب مسیح پر جو نازل ہوئی وہ کبوتر کے شکل پر تھے اور حواریون پر
جو اوترے وہ شعلہ ہای آتشین و لبہ تند رو باد مخالف کی مانند تھی جیسا انجیل متی و اعمال وغیرہما
مین لکھا ہے والرابع فارقلیط کی حق مین لکھا ہے اِنَّهُ مُقِيمٌ عِندَكُم وَثَابِتٌ فِيكُم
حالانکہ محمد صاحب تو اون لوگون کی ساتھ مقیم و ثابت نہ تھی تو اسکا یہہ جواب ہی کہ اور نسخون مین یہ نہین ہے
چنانچہ ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۶ اور سنہ ۱۸۲۵ مین لکھا ہے اِنَّهُ مُسْتَقِرٌّ مَعَكُم وَسَيَكُونُ فِيكُم
اور سنہ ۱۸۴۴ مین ہی مَاكِثٌ مَعَكُم وَيَكُونُ فِيكُم اور اکثر تراجم فارسی اردو اسکی موافق ہین
چنانچہ ترجمہ اردو سنہ ۱۸۴۵ بیسٹ مشن پریس کلکتہ مین لکھا ہے اور تم مین رہیگی اور نسخہ
انگریزی مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ (جو مع رفرنس اکسفورڈ مین چھپا ہے) مین لکھا ہی کہ
... shall be in ... یعنی تم مین ہوگے اور ثانیا بشرط تسلیم جملہ

مین باپ سے طلب کرونگا وہ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اور جملہ جب ہو تو ایمان لاؤ وغیرہ اسکا
ہر بیچ معارض و مناقض ہے ثانیاً اس سے مراد استقبال ہی دیکھو حزقیال کی باب ۳۹ کی آیت ۲۹
مین یاجوج ماجوج کے حال مین نسخہ فارسیہ ۱۸۴۶ء مین لکہا ہی ایک رسید وہ بوقوع پیوست انکار کر
اعمال کے پہلے باب کے ۴ و ۵ آیت مین ہے اور انہین الفاظ کے یہہ حکم کیا کہ یروشلم
سی باہر نجاو بلکہ جو وعدہ کہ باپ نے کیا جسکا ذکر تم مجھسے سن چکے ہو اوسکا انتظار کرو کہ یحیی
نے تو پانی مین غوطہ دلایا پر تم تہوڑی دنونکی بعد روح القدس مین غوطہ دلای جاوگی پس اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فارقلیط سی یہی نزول روح القدس ہی مراد ہی نہ کہ محمد صاحب تو اسکا جواب
یہہ ہے کہ روح القدس مراد لینا تو بوجوہ عدیدہ باطل ہے کما مر مگر ہو سکتا ہی کہ حضرت
مسیح نی دو وعدہ فرمایا ہو ایک فارقلیط کا اور ایک نزول روح القدس کا چنانچہ صاحب
استفسار لکہتے ہین یعنے کا لفظ اوسکی اوپر غلط ہے چنانچہ بعض نسخون مین نہین غالباً کہ
وہان حرف عطف کا ہوگا تو مطلب یہہ ٹہرا کہ حضرت عیسیٰ فرماتی ہین کہ فارقلیط آویگا
اور روح القدس یعنی دونون باتین ہونگی چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ روح القدس کہ حواریون پر اتری
اور فارقلیط بہی ظاہر ہوا اور فارقلیط کی ذکر کو روح القدس کے ذکر پر باوجودیکہ وہ اس سے بعد
آیا اقتضای حال مقدم کیا یعنی فارقلیط مین تردد پڑنے والا تھا اسواسطے اوسکو مہتم بالشان
سمجھکر پہلے ذکر کیا کہ یہی قاعدہ ہی بلاغت کا انتہے اگر کہو کہ ایسا ہوتا تو اسکی ذکر مین یوحنا
متفرد نہوتا بلکہ اور انجیلون مین بہی اسکا ذکر کیا جاتا تو ہم کہتے ہین کہ اسمین کچھ مضائقہ نہین
دیکھو یہودا کی بیٹی کو زندہ کرنے اور ستر شاگردونکی بہیجنے اور دس کوڑہیونکی چنگا کرنیکی ذکر
مین لوقا متفرد ہی کہ سوا اوسکی اور کسی انجیلی نے اوسکا ذکر نہین کیا اور قانا ئی جلیل مین شراب
بنانی کو فقط یوحنا نی ذکر کیا ہی اور ایسا ہی متفرد متی اور مرقس تہے بعض بعض حالات و واقعات کو بیان

بیان کی اور دوسری جگہ لکہتے ہیں کہ الاخنس ہے المسیح و تمام باب سی مراد وہی دیا اور
دین بیان مرقس ۱۳ باب ۳۰ آیت میں حضرت عیسیٰ کا قول لکہا ہی میں تمھیں سچ کہتا ہوں ہرگز یہ
لوگ گذر نہ جائینگے جب تک یہ سب واقع نہو آسمان و زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں کبھی نہ ٹلینگی اور
اون دن اور اوس گہڑی کی بات سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان میں ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا الا باپ واحد
اور واحد تھا مراد ہی تو شک نہیں اور حقیقت کی لوگوں کے نزدیک مقصود دنیا ور بیگر کوئی دوسرا اور فہم
مثل حمایقیہ دوسرا آیت المسیح ہی تو جو باتیں آسمین ہیں میں مثل سورج کی تاریک ہوجاتی اور
ماہتاب کے ہی نور نہوئے آیت ۲۵ باب ۱۳ او غیرہ بالکل غلط ہیں کما لا یخفی علی الماہر
السادس فارقلیط کی حال میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ابد تک رہیگی جانا محمد صاحب گذر گئے
تو ہم کہینگے کہ اس سے اونکی شریعت مراد ہی نہ وجود ظاہری اسیواسطے اگر کوئی کہی کہ ایسا تو شریعت
عیسوی کے لیئے کہا جاسکتا ہی تو ہم کہینگے کہ جناب مسیح نے دوسرا فارقلیط فرما کر اپنی شریعت کی تعلیم
دوسرے کی اتباع فرما دیا اب اونکی کل شریعت کیونکر باقی رہ سکتی ہے ہاں جب فرمایا اون کے
بعد شریعت محمدیہ الی الابد تک باقی رہیگی اور قیامت تک چلی جاویگی کیونکہ مرتبہ نبوت
اور منصب رسالت تمامی کو پہونچا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین

تمت

ولقد استراح القلم عن تحریر ہذا الرقم فی یوم الخامس والعشرین من شہر ذی قعدہ بعد الالف ومائتین وتسع
وتسعین من ہجرۃ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام البعد من قیام وقعدین اتامتی فی المدینۃ المحمدیۃ الصغیرۃ الواقعۃ
فی بلدۃ کلکتۃ المحمیۃ وانا العبد المذنب الراجی الی اللہ محمد المدعو بعبد اللہ ابن الحافظ فتح محمد ابن الحاج رمضان علی عفی لہ المعطی

بقلم محمد شعیب انصاری ٹونکی فقط

التماس از جانب مؤلف

جب میں اس رسالہ کو اپنی محنت شاقہ سے تالیف کیا تو یہہ خیال گذرا کہ اسکو کسی ایسی عالیقدر اہل علم کی خدمت مین بطور ہدیہ گذراننا چاہیی جو اسکا قدر دان ہو تو مجھکو سوای ذات ستودہ صفات امیر کبیر رئیس باتوقیر شمس العلوم قمر الفہوم مجمع فضائل منبع فواضل سراپا خلق عظیم کریم ابن الکریم ابن الکریم جناب مستطاب معلی القاب جناب نواب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ مقیم بنارس کے کوئی نظر نہ پڑا اسلئے اوسی جناب عالی قباب کی خدمت بابرکت مین ہدیہ پیش کیا و نذر گذرانا ہے

گر قبول افتد زہی عز و شرف

اللّٰہم اجعلہ مقبولاً فی الانام و مطبوعاً لدی الخواص و العوام بجاہ نبیک علیہ الصلوٰۃ و السلام مدی اللیالی و الایام

قطعہ تاریخ طبع کتاب دفع الاغالیط و تحقیق الفاظ قولیہ از

یہ رسالہ جب بنارس میں چھپا
عالم و عامل رئیس شہر ٹونک
جسکے لطف عام کا شاکر ہوا
جسکے الفت رکھتا ہر دل ہوا
مدح سے جسکی قلم قاصر ہوا
چھاپہ خانہ مین ظہور اللہ کی
منطبع باصحت وافر ہوا

مولوی نصر الحق صاحب
مدح خوان جسکا ہر اک شاعر ہوا
دوست جسکا ہی ہمیشہ کامیاب
کینہ جسکا رنج ہر خاطر ہوا
کام جسکا ہی سدا تائید حق
کام جسکا نام سے ظاہر ہوا
فکر تھے خستہ کو اسکی سال کے

چھپتے ہے مطبوع ہر خاطر ہوا
شرق سے تا غرب عالم سر بسر
جسکا دشمن ہر جگہ خاسر ہوا
وصف سے جسکے زبان عاجز ہوئے
وہ ہے اسکی طبع کا آمر ہوا
جانفشانی سے امین الدین کے
بولا ہاتف کنہ حق ظاہر ہوا